سوال

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ سوال : کیا کسی حدیث میں پورا کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر ہے ۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کلمہ طیبہ لاإلہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کے بعینہ الفاظ یکجا احادیث میں کہیں درج نہیں۔ اصل میں یہ اشھدأن لاإلہ إلا اللہ وأشھدأن محمد عبدہ ورسولہ کا مخفف ہے کہ جس میں اللہ کے ایک ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے کا پورا ذکر ہے۔ احادیث میں لاإلہ کے الفاظ وارد ہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: أمرت أن أقاتل حتی یقولوا لاإلا إلا اللہ فإذا قالوا لاإلہ إلا اللہ فقد عصموا من اموالھم وا نفسھم (المعجم الاوسط: 6 215) میں حکم دیا گیا ہوں کہ اس وقت تک لڑائی کرتا رہوں جب تک لوگ لاإلہ إلا اللہ نہ کہہ دیں جب وہ لا إلاإلا اللہ کہہ دیں تو انھوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کرلیا۔ نبیؑ اس حدیث میں بھی انہیں کلمہ کے توحید والے حصے کے اقرار کی بات کررہے ہیں اور ان کے الفاظ لاإلہ الا اللہ کے ہیں۔ اس طرح اگر کوئی اشھدأن لاإلہ کی جگہ پر لاإلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ استعمال کرتا ہے تو اس میں کلمہ کا پورا مقصود او رمعانی بیان ہوجاتا ہے اور اس کے جواز کی درج ذیل وجوہ ہیں: (1) کسی بھی زبان میں جمع کی ادائیگی کے وقت کچھ الفاظ مستور اور محذوف کئے جاتے ہیں اور عربی میں بھی اس کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ ''میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے'' جبکہ اس عربی عبارت میں ''میں شروع کرتا ہوں'' کی کوئی عربی نہیں لہٰذا لامحالہ شروع میں أبتدا یا أشرع کے الفاظ محذوف نکالنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح لاإلہ إلا محمد رسول اللہ میں (أشھدأن) لاإلہ إلا (وأشھدأن) محمد رسول اللہ۔ خط کشیدہ الفاظ محذوف کردیئے جاتے ہیں جو قاری اور متکلم کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کا استعمال خود قرآن نے کیا اور احادیث میں جیسا کہ اوپر حدیث گزر چکی ہے اس میں بھی محذوف حکم موجود ہے جو لفظوں میں موجود نہیں۔ اس لیے صرف لاإلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ ادا کئے جاسکتے ہیں۔ ہاں نماز میں التحیات میں یہ الفاظ بعینہ پڑھنا ضروری ہیں کیونکہ نماز میں ادا کئے گئے الفاظ مقررہ ہیں ان میں کہیں زیادتی یا کمی نہیں کی جاسکتی۔ (2) لاإلہ إلا اللہ کے مخفف ہونے اور اس کے کلمہ کی جگہ پر استعمال پر اہل علم کا اجماع ہے اہل علم کا اس پر اجماع ہے کسی سے کوئی نکیر ثابت نہیں لہٰذا اس کا استعمال مشروع ہے۔

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتوی